بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۱۳ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۲۵ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ | ۱۳ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۷ ½ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام صحت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ مگر کھانسی کی شکایت قدرے باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج حضرت مولوی شیر علی صاحب کے پسر مولوی عبدالرحیم صاحب کی برات لاہور گئی جس میں حضرت مولوی صاحب موصوف کے علاوہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے مولوی عبدالمنان صاحب ایم اے اور ڈاکٹر غلام غوث صاحب شامل ہیں۔ لاہور کے مختلف کالجوں میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو صاحبزادگان تعلیم پاتے ہیں۔ وہ وہاں سے شریک ہو جائیں گے:۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ

مسلمانوں کا نفاق اور شقاق کس طرح دور ہو سکتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں اپنی امت کو انذاری خبریں دی تھیں اور ان تباہ کن حالات سے آگاہ کیا تھا۔ جو آئندہ پیش آنے والے تھے۔ وہاں یہ بھی خوش خبری دی تھی۔ کہ ایسے پُرفتن زمانہ میں جب مسلمانوں کا تفرقہ اور شقاق انتہا کو پہونچ جائے گا خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو مبعوث کرے گا۔ تاکہ مسلمان پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ اور ہر قسم کے فتنوں سے بچ سکیں:۔

لیکن کتنے بڑے رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ آج مسلمان یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جس قدر نفاق اور شقاق ان میں پایا جاتا ہے اس کی مثال کسی اور قوم میں نہیں مل سکتی اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حسب فرمودہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کا بھی سامان کیا ہے۔ اور موعود مسیح و مہدی کو بھیجا ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت کا مرثیہ پڑھتا ہوا اخبار "زمزم" لاہور (۱۱۔ جنوری) لکھتا ہے:۔

"اسلامی جماعتوں میں وہ نفاق و شقاق پایا جاتا ہے۔ کہ اس کا نتیجہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ ان کے باہمی تعلقات اس حد تک کشیدہ ہیں۔ کہ ایک جماعت دوسری جماعت کا نام سُننا بھی گوارا نہیں کرتی۔ اور اس فکر میں رہتی ہے۔ کہ دوسری جماعت مسلمانوں کی نگاہ میں خوار و بے وقار ہو جائے۔ ہر ایک کو اپنی جگہ مسلمانوں کی واحد نمائندگی کا دعا اور دوسری جماعتوں سے زیادہ با اثر اور با رسوخ ہونے کا یقین ہے۔ نت نئی جماعتوں کے قیام اور ان کی حریفانہ کش مکش نے عام مسلمانوں کو عجیب الجھن میں ڈال دیا ہے اور وہ وقتی ہنگامہ آرائی۔ اور لسانی جہاد کی سرگرمی سے متاثر ہو کر کبھی نیلی پوش بن جاتے ہیں۔ اور کبھی سُرخ وردی پہن لیتے ہیں۔ دو قدم کسی رہنما کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور چار قدم کسی قائد کے ساتھ۔ جماعتوں کی بے راہ روی اور کھینچا تانی سے قوم کے اموال و عواطف کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ اور اس نے بنیان مرصوص کی بجائے ایک ایسی دیوار کی صورت اختیار کر لی ہے۔ جس کی بنیاد ریگ رواں پر رکھی گئی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیا جنم لینے والی ہر ایک اسلامی جماعت پُرانی جماعتوں سے دست و گریباں ہونے اور ان کے اثر کو زائل کرنے کا تہیہ کر کے میدان عمل میں آتی ہے۔ اور اس آگ پر دیوانہ وار تیل چھڑکنے کی کوشش کرتی ہے۔ جس نے پہلے ہی قوم کی بہترین طبیعت کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے۔ مخالفت اور خانہ جنگی کے اس طوفان کو فرو کرنے کی جو کوشش کی جاتی ہے۔ وہ نتیجہ میں مزید اختلاف پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جماعت مفاہمت نہ ہونے کی تمام ذمہ داری دوسروں پر عائد کرتی ہے۔ اور ایک جماعت کے رہنما دوسرے راہنماؤں کو نارواداری۔ اور غیر مآل اندیشی کا الزام دیتے ہیں۔ مفسد عناصر نے عام ذہنیت کو اس درجہ فاسد کر دیا ہے۔ کہ علاج اس کے حق میں مرض بن جاتا ہے۔ اور مسلمان قومی اتحاد کے مرکز سے دُور تر ہو جاتے ہیں"

یہ سب کچھ صحیح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب ایک طرف تو مسلمانوں کی حالت اس درجہ ردی ہو چکی ہے۔ اور دوسری طرف ان کا خود تجویز کردہ ہر علاج مرض بن جاتا ہے۔ تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کیا جاتا ہے۔ اور اس کے مقدس رسول نے جس علاج کا وعدہ دیا تھا۔ اس کی تلاش نہیں کی جاتی۔ اس طرف سے عدم توجہی کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو اس بات پر ایمان ہی نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی بہتری و بھلائی ترقی و ترفیع کا انتظام کر سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عظیم الشان مصلح کے آنے کی جو خبر مسلمانوں کو دی تھی۔ نعوذ باللہ وہ بالکل غلط تھی۔ اگر یہی وجہ ہے۔ تو اسے مسلمانوں کی بدقسمتی کی انتہا سمجھنا چاہیئے خاص کر اس لئے بھی کہ اس قسم کے غلط۔ اور سراسر جاہلانہ خیالات کی وجہ سے وہ پے در پے قعر مذلت میں گرتے جاتے ہیں اور روز بروز اپنی مکمل تباہی و بربادی کو اپنے قریب ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ انہیں بار بار کی ٹھوکروں سے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ کوئی انسانی تدابیر ان کے نفاق اور شقاق کو دُور نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اور زیادہ بڑھانے کا موجب بن رہی ہیں۔ وہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ علماء کہلانے والے ان کے چارہ ساز نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان کے لئے مصائب و آلام لانے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ امراء سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی بہت بڑی ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ علماء یا امراء مسلمانوں کے لئے صراط مستقیم تلاش کر سکیں۔ اور انہیں منزل مقصود تک پہونچا سکیں۔ اس کی ایک اور صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کوئی مصلح مبعوث کرے۔ جو اسی سے علم اور نور پا کر دوسروں کو صراط مستقیم دکھائے:۔

پس مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کی صرف یہی ایک صورت ہے۔ اور دوسری طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعدہ ہے۔ کہ جب آپ کی امت اصلاح کی محتاج ہوگی۔ اس وقت خدا تعالیٰ مسیح موعود کو نازل کرے گا۔ اس وعدہ کے پورا ہونے کا یہی وقت ہے۔ اور وہ پورا ہو بھی چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عین وقت پر مبعوث ہو چکے ہیں۔ ہوشمند مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی دین و دنیا کی فلاح کے لئے آپ کو قبول کریں۔ ورنہ ان کی قسمت میں بھی وہی محرومی لکھی جائے گی جو مسیح اول کا انتظار کرنے والوں کی قسمت میں لکھی جا چکی تھی۔ کہ وہ ابھی تک بلک بلک کر ان کی آمد کی التجائیں کر رہے ہیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معرفت الٰہی کا چشمۂ شیریں

"سعادت اس میں ہے۔ کہ خداتعالےٰ کی ہستی پر ایمان لایا جائے۔ اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جائے۔ اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی اور ناراستی سے پرہیز کیا جائے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے۔ اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے۔ جس سے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں اور یہی وہ آب کوثر ہے جو مولائے کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے اپنے اولیاء اصفیا کو پلاتا ہے۔ مومن چونکہ خداتعالےٰ کی معرفت کا محتاج ہے۔ اور ہر کوئی اسی کی طرف نظر اٹھائے دیکھ رہا ہے۔ اس لئے خداتعالیٰ نے بھی یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے۔ جوں جوں انسان اس راہ میں کوشش کرے گا۔ توں توں در رحمت اس پر کھلتا جائے گا۔" (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

زندگیٔ نو

آرزوئے زندگیٔ نو بہ نو کرتے بھی ہیں
اور مسیحائے زماں کی سانس سے ڈرتے بھی ہیں

دردمندانِ ازل کا جینا مرنا اور ہے
ورنہ جینے کو تو جیتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں

آپ کتراتے بھی ہیں میخانۂ توحید سے
کتنی حیرت ہے کہ پھر ساغر کا دم بھرتے بھی ہیں

بازیٔ سود و زیاں اک بازیٔ شطرنج ہے
جیتنے والے ہمیشہ ایک دن ہرتے بھی ہیں

زندگیٔ نو کی ہے تنویر جن کو آرزو
وہ مسیحا کے قدم پر زندگی دھرتے بھی ہیں

خاکسار۔ روشن دین تنویر (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی) سیالکوٹ

جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کی جائے

الحمدللہ خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ خیر و خوبی سے اختتام کو پہونچ گیا۔ مگر اب خرچ جلسہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی جلد ضرورت ہے۔ لہذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ جلد تر وصول کر کے ارسال فرمائیں ؛ ناظر بیت المال

ضرورت مبلغین

صیغہ مقامی تبلیغ کے لئے مبلغین کی ضرورت ہے۔ تنخواہ لیاقت و کام کے مطابق دی جائیگی۔ درخواست دینے والے صاحب کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مولوی فاضل ہوں۔ دیہات کے حالات سے واقفیت رکھنے اور علم دین جاننے والے دوست جن کو تبلیغ کا ملکہ ہو درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست پر پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔ درخواستیں انچارج مقامی تبلیغ کے نام دفتر مقامی تبلیغ قادیان میں آنی چاہئیں۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۲ء تک درخواستیں آنی چاہئیں۔

(انچارج مقامی تبلیغ)

ہر مقام پر ۱۶ جنوری کے جمعہ میں حضور کا ۹ جنوری والا خطبہ سنایا جائے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ۹ جنوری کا خطبہ (جو عنقریب شائع ہونے والا ہے) مومنوں کے ایمان بڑھانے والا دلوں کے زنگ دُور کرنے والا اور اسے پڑھ کر ہر مومن کے دل میں رغبت اور خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسی اہم تحریک میں ایسا شاندار حصہ لے۔ جو رہتی دُنیا تک اس کا نام قائم رکھنے والا ہو۔ تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ۱۶ جنوری کے جمعہ کے دن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہی خطبہ سنایا جائے۔ اور ساتھ ہی خطیب صاحبان خطبہ کی غرض اور مقصد ہر احمدی کے دل میں بٹھا دیں۔ تا احباب شاندار وعدوں کے ساتھ لبیک کہیں اور کارکن اپنا کامیاب کام وقت کے اندر کر سکیں ؛ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

امتحان لیکچر لاہور کے متعلق اعلان

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان ۲۵ صلح (جنوری) کو ہوگا۔ لیکن اب تاریخ میں بعض حالات کے پیش نظر تبدیلی کی جاتی ہے۔ اب اس کتاب کا امتحان انشاء اللہ ۸ تبلیغ (فروری) کو ہوگا۔ احباب کثرت سے شامل ہوں۔ قائدین و زعمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ امیدواران کی فہرستیں جلد از جلد مرتب فرما کر بمعہ فیس داخلہ بحساب ۱ر فی کس ارسال فرما دیں۔ خاکسار عبد اللطیف مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال احمدیہ کا سہ ماہی امتحان

اطفال احمدیہ کا سہ ماہی امتحان مورخہ ۳۰ ۱/۴۲ کو منعقد ہوگا۔ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے صفحہ ۵ سے لے کر صفحہ ۱۸ تک بطور نصاب مقرر ہے۔ امتحان میں شامل ہونے والے اطفال جلد از جلد اپنے نام بمعہ فیس ایک پیسہ اپنے قائد کی معرفت دفتر خدام الاحمدیہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ خاکسار مہتمم اطفال قادیان

ایک مخلص نوجوان کے اعزاز میں الوداعی جلسہ

۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ کا ایک غیر معمولی جلسہ حضرت امیر صاحب پراونشل انجمن احمدیہ اڑیسہ کے قیام گاہ میں منعقد ہوا جس میں برادرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب کو جو جنگی خدمات کے سلسلہ میں ملازمت پر جا رہے تھے۔ مقامی مجلس خدام نے جماعت کے دیگر احباب کو مدعو کر کے ایک ایٹ ہوم دیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ممبران خدام کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔ برادر موصوف ایک پُر جوش اور مخلص نوجوان رکن ہیں۔ آپ نے سونگڑہ میں طوفان مخالفت کے زمانہ میں بہت ہی قابل تعریف کام سرانجام دیا۔ جلسہ میں ان کے اور حضرت امیر صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ جماعت کے مختلف احباب و خدام نے ان کے کاموں کو سراہا اور دعا کے لئے تحریک کی۔ بالآخر حضرت امیر صاحب نے بھی جماعت کو تحریک کی۔ کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کے لئے التزام کیا جائے۔ اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ خاکسار سید مبشر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

افضل الرسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

۲

ساری دُنیا کی اصلاح کا کام

تیسری دلیل ظاہر ہے۔ کہ کسی انسان کے بڑا ہونے کا اہم ثبوت یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے سپرد کوئی عظیم الشان کام کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم ایک شہنشاہ کے مقابلہ میں جس کی سلطنت کئی ملکوں میں پھیلی ہُوئی ہو۔ ایک نواب کو جو محدود علاقہ کا مالک ہو۔ کبھی بڑا نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کی ایک بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ آپ کے سپرد تمام دنیا کی اصلاح کا کام کیا گیا جیسا کہ فرمایا:- تبارک الذی نزل الفرقان علےٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ وہ بابرکت خدا ہے۔ جس نے قرآن مجید اپنے بندہ پر نازل کیا۔ تا وُہ سب قوموں اور سارے زمانوں کے لئے نذیر ہو۔ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے یہ اعلان کرا دیا کہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ یعنی اے نبی تو تمام دُنیا کے لوگوں سے کہہ دے۔ کہ میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں حضرت مسیح کو قرآن مجید نے بھی رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کہہ کر ان کی رسالت کو محض بنی اسرائیل تک محدود بتایا اور انجیل نے بھی ایک کنعانی عورت کے اصرار پر حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ

"میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی $\frac{11}{24}$)

نیز اور انبیاء میں سے بھی کسی نے اپنی عالمگیر دعوت کا ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی ان کی الہامی کتب میں اس امر کا کوئی ثبوت ملتا ہے کہ ان کا پیغام تمام دُنیا کے لیے عام تھا

روحانیت کا سب سے اعلیٰ مقام

چوتھی دلیل۔ کسی نبی کی فضیلت کا ایک ثبوت یہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس کی پیروی اختیار کرکے اس کے شاگردوں نے روحانیت کا کتنا بلند مقام حاصل کیا۔ قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ کہ انبیائے سابق کی پیروی اختیار کرکے کسی نبی کے پیروؤں کو نبوت کا بلند مقام عطا نہیں کیا گیا۔ بلکہ انہوں نے نبوت کو براہ راست خدا سے حاصل کیا۔ ہاں صدیقیت اور شہادت کے مقام تک ان کی پیروی سے لوگ پہنچتے رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:- ان الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم (الحدید ع ۲) لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ وُہ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین چاروں درجوں کو حسب مراتب حاصل کریں گے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم اس امر کے اظہار پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہمارے اندر ایک ایسے عظیم الشان نبی کو اللہ تبارک وتعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں مبعوث فرمایا۔ کہ جو انبیاء سابق سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے والحمد للہ علےٰ ذالک۔

پس یہ بھی ایک ثبوت ہے اس بات کا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ پہلے تمام انبیاء سے بلند و اعلےٰ ہے۔ کیونکہ آپ کی رُوحانی توجہ نبی تراش ہے۔ اور آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور یہ نعمت اور کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔

پھر آپ کے صحابہ کو بھی اللہ تعالےٰ نے وُہ بلند مقام عطا فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وایدھم بروح منہ۔ یعنی اللہ تعالےٰ مومنوں کی رُوح القدس سے تائید کرتا ہے۔ گویا مومنوں پر بھی آپ کی پیروی سے روح القدس کا نزول ہوتا تھا۔ اور فرمایا۔ کہ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔ یعنی یہ خدا کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ اور کونسا رنگ اس سے بڑھ کر خوبصورت ہوسکتا ہے۔

سابقہ کتب میں پیشگوئیاں

پانچویں دلیل۔ افضل ترین نبی کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ اس کی آمد سے پہلے کی الہامی کتب میں اس کی نسبت پیشگوئیاں موجود ہوں۔ وُہ خود دلائل بینہ لے کر آیا ہو۔ اور اس کی وفات کے بعد بھی اس کی صداقت کی گواہی دینے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے شواہد پیدا ہوتے رہیں۔ چنانچہ قرآن مجید اس صداقت کو پیش کرتا ہوا فرماتا ہے افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما ورحمۃ اولٰئک یومنون بہ (ھود ع ۲) یعنی کیا وُہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہے۔ اور (اس کی صداقت کا) ایک گواہ اس (خدا تعالےٰ کی طرف سے (ہوکر) اس کی پیروی کرے گا۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی۔ جو (لوگوں کے لئے) امام اور رحمت تھی۔ (ایک جھوٹے مدعی جیسا ہو سکتا ہے) وُہ اس پر (بھی ضرور) ایمان لائیں گے۔

اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ جلشانہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے تینوں زمانوں میں شواہد مقرر کر رکھے ہیں۔ چونکہ درجہ کے لحاظ سے اندرونی شہادت زیادہ وزنی اور اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ وُہ زمانہ حال اور آئندہ دونوں کے لئے گواہ ہوتی ہے۔ نیز اس لئے کہ وُہ دُوسری چیزوں کی طرف توجہ کرنے کی زحمت سے آزاد کر دیتی ہے۔ اور خود اپنی ذات میں ہی صداقت کو ثابت کر دیتی ہے اس لئے اس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ دُوسرے نمبر پر اس دلیل کا ذکر ہے۔ جو ثمرہ کے طور پر آتی ہے۔ اور تیسرے نمبر پر ان پیشگوئیوں کو اہمیت حاصل ہے۔ جو لوگوں کو صداقت کی امید دلاتی چلی آتی ہیں۔ چنانچہ پہلی شہادت تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجُود ہے۔ آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ سے صحابہ میں وُہ روح پھُونک دی۔ کہ ان کے لئے اور کسی بیرونی شہادت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ دوسری شہادت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے۔ آج جبکہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ اور خود مسلمان کہلانے والوں میں سے زیادہ اہمیت رکھنے والے گروہ یعنی نوتعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا تھا کہ اسلامی تعلیمات مثلاً نماز روزہ کے احکام پردہ اور سُود وغیرہ احکام کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے اور ان احکام کو قابلِ عمل بلکہ اشد ضروری قرار دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے ایک شاہد کو بھیج دیا۔

تیسری شہادت یہ ہے۔ کہ توریت میں لکھا ہے:- "الف" میں ان (بنی اسرائیل) کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وُہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وُہ میرا نام لے کر کہے گا۔ نہ سنیگا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا" (استثناء ۱۸)

ایک وہم کا ازالہ

بعض عیسائی صاحبان ان آیات کو حضرت مسیح پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مندرجہ ذیل وجوہ سے یہ بات غلط ہے:-

اول۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا دعوےٰ بقول عیسائی اصحاب نبوت کا نہ تھا۔ بلکہ بزعم نصاریٰ وُہ مدعی الوہیت تھے۔ پس جو خود خدا ہے وُہ کس سے غیب کی خبریں حاصل کرے گا۔ اور کون اس کے مونہہ میں اپنا کلام ڈالے گا۔ پس اگر مسیحی حضرات اس پیشگوئی کو حضرت مسیح پر چسپاں کرنا چاہیں۔ تو بڑے شوق سے کریں مگر انہیں الوہیت مسیح سے انکار کرنا پڑے گا۔

دوم۔ یہود اس پیشگوئی کو نسلاً بعد نسلٍ مسیح کے علاوہ کسی اور وجُود کے لئے مانتے چلے آئے ہیں دیکھو یوحنا $\frac{1}{21-20}$ "اس (یوحنا) نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا۔ کہ میں تو مسیح نہیں ہُوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیا ہے اس نے کہا۔ میں نہیں ہوں۔ کیا تو وُہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ کہ نہیں"

گویا یہود کے نزدیک مسیح اور وُہ نبی دو الگ الگ وجُود تھے۔

پھر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے خود یوحنا $\frac{16}{13-12}$ میں اور مقدس پولوس نے اعمال $\frac{3}{22-21}$ میں اس پیشگوئی کا مصداق ایک جلالی اور بعد میں آنے والے نبی کو قرار دیا ہے۔

(ب) اسی طرح استثناء $\frac{33}{2-3}$ میں لکھا ہے۔

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وُہ جلوہ گر ہُوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ ہاں وُہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور وُہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے"

اب دیکھنا چاہیئے کہ کس جلالی نبی کے ذریعہ فاران میں خدا تعالےٰ کی جلوہ گری ہوئی۔ اور کون دس ہزار صحابہ کو لے کر آیا؟ اور کس نے دُنیا کے سامنے ایک آتشی شریعت پیش کی۔ پھر متی ۲۱ باب ۴۳-۴۴ کی تمثیل میں حضرت مسیح نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ "میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اور جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔

انبیاء پر لگائے ہوئے الزامات کی تردید

چھٹی دلیل۔ چھٹی اور آخری دلیل جو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل ترین رسول ہونے کے ثبوت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیائے سابقین پر سے ان الزامات کو دور کیا۔ جو سابقہ کتب میں ان کی طرف منسوب کئے گئے تھے۔ مثال کے طور پر ان الزامات کی تردید پیش کرتا ہوں۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام پر لگائے گئے۔

اول۔ ایک الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ لگایا گیا تھا۔ کہ گویا نعوذ باللہ آپ نے الوہیت کا دعوےٰ کیا۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا دامن اس الزام سے بالکل پاک ہے۔ انہوں نے ہرگز اس قسم کا کوئی دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ وہ ہمیشہ اپنی عبودیت کا ہی اظہار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ سورۂ مائدہ کے آخری رکوع میں ان کی طرف سے صاف اقرار موجود ہے ماقلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم کہ الٰہی میں نے تو اپنی قوم کو صرف یہ تعلیم دی تھی۔ کہ تم اس خدا کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ باقی رہا یہ کہ انجیل میں آپ کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے سو یہ لفظ انجیل اور تورات کی زبان میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ اور بھی سینکڑوں ہزاروں انسانوں کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ دیکھو خروج ۴/۲۲۔ زبور ۸۹/۲۶-۲۷

رومیوں ۸/۱۴ زبور ۲/۷

پھر حضرت مسیح کا خود اقرار انجیل میں موجود ہے کہ میں خدا نہیں بلکہ انسان ہوں۔ دیکھو (۱) یسوع ابن داؤد ابن ابراہیم متی ۱/۱ (۲) انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا۔ متی ۱۱/۱۹ (۳) میں جو ابن آدم ہوں انسان ہوں متی ۱۶/۱۳

ایک ضمنی اعتراض کا جواب

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا نے قرآن میں کلمۃ اللہ اور روح منہ کہا اور یہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مسیح خدا تھے اس کا جواب یہ ہے۔ کہ غیر اللہ کی الوہیت کی نفی کے متعلق تو سارا قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔ مگر چونکہ یہ عقیدہ لوگوں نے بنایا تھا۔ کہ مسیح اقانیم ثلاثہ میں سے ایک اقنوم تھے۔ اس لئے اس آیت کے ساتھ ہی فرمایا فامنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلاثۃ۔ انتھوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد۔ سبحانہ ان یکون لہ ولد (النساء ع ۲۳) یعنی یہ مت خیال کرنا کہ کلمۃ اللہ اور روح منہ کہلا کر مسیح خدا بن گئے۔ دوسرے رسولوں سے ان میں ذرہ بھر امتیاز نہیں۔ چنانچہ فرمایا اللہ اور جملہ رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور تثلیث کے قائل مت ہو۔ خدا وحدہ لاشریک ہے۔ اور بیٹوں سے بالکل پاک ہے۔ ان واضح الفاظ کی موجودگی میں اگر کوئی قرآن کے ان الفاظ سے حضرت مسیح کی الوہیت نکالنے کی کوشش کرے۔ تو اس کی سخت غلطی ہے۔

ہاں اگر یہ خیال ہو کہ پھر روح منہ اور کلمۃ اللہ اور کسی کو نہ کہا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن تو حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں بھی فرماتا ہے۔ کہ نفخ فیہ من روحہ (سجدہ) اور جبریل علیہ السلام کو بھی اپنا روح قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ مریم میں فرمایا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا۔ پس کیا آدم اور جبریل علیہما السلام بھی خدا بن گئے۔

دوم۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح چونکہ بن باپ تھے۔ اس لئے عام انسانوں سے ان کا درجہ بہت بلند تھا۔ اس کا جواب قرآن مجید نے یہ دیا کہ حضرت مسیح کی اس میں کوئی خصوصیت نہ تھی بلکہ وہ اگر بن باپ تھے۔ تو حضرت آدم ماں اور باپ دونوں کے بغیر تھے۔ اب اس لحاظ سے ان کی خدائی میں کوئی شک ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر عبرانیوں ۷/۳ سے ظاہر ہے۔ کہ ملک صدق سالم بھی بغیر ماں اور باپ کے تھے۔ پس بغیر باپ ہونے سے مسیح علیہ السلام کی خدائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم نے حضرت مسیح کی پیدائش پر زور اس لئے دیا ہے کہ یہودی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش ناجائز تھی۔

سوم۔ حضرت مسیح کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے جو مجازی رنگ میں اس قسم کے الفاظ مستعمل تھے کہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور اس سے یہ مراد لی گئی تھی۔ کہ گویا مسیح سچ مچ مسیح جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے۔ قرآن کریم نے بتایا کہ اس قسم کے الفاظ روحانی انسانوں کے لئے بولنے جائز ہیں۔ چنانچہ خود بھی حضرت مسیح اور دوسرے اشخاص کی نسبت ایسے الفاظ استعمال کئے۔ فرمایا بل رفعہ اللہ الیہ۔ لو شئنا لرفعناہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض (اعراف ع ۲۲) ورفعناہ مکانا علیا (مریم ع ۴) فی بیوت اذن اللہ ان ترفع (نور ع ۵) یرفع اللہ الذین امنوا ..... درجات (مجادلہ ع ۲) اس طرح بتایا کہ جب بھی کسی روحانی انسان کے لئے رفع کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اس سے مراد آسمان پر جانا نہیں ہوتا۔ بلکہ درجات کی بلندی ہوتی ہے۔

چہارم۔ ایک بات آپ کی طرف یہ منسوب کی جاتی تھی۔ کہ گویا آپ نے سچ مچ مردے زندہ کئے۔ چونکہ اس سے شرکت باری تعالےٰ لازم آتی تھی۔ اس لئے قرآن کریم نے اسکی بھی پُر زور تردید کی فرمایا ھو الذی یحیی ویمیت (اعراف ع ۲) زندہ کرنا اور موت دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ کوئی انسان اس کا شریک نہیں۔ ہاں ایک قسم کی زندگی دینا انبیاء کے بھی اختیار میں رکھی گئی ہے۔ اور وہ روحانی زندگی ہے۔ انبیاء روحانی مردوں کو تبلیغ کر کے ان میں روحانی زندگی عطا کرتے ہیں۔ اور اسی قسم کے مردوں کی طرف قرآن کریم کے ان الفاظ میں اشارہ ہے۔ کہ احی الموتیٰ کہ میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی فرمایا۔ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (انفال ع ۳) اے مومنو اللہ کا حکم مانو۔ اور اس کے رسول کا بھی جب وہ تمہیں بلائے۔ کیونکہ وہ تمہیں زندگی بخشتا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزشتہ انبیاء پر عموماً اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر خصوصاً یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ وہ تمام الزامات جو ان کی ذات پر عائد کئے گئے تھے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دور کئے۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید

خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ از لائلپور

خاتم النبیین کے معنوں کے متعلق غیر مبایعین کا چیلنج منظور

غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ پر ان کے مبلغ مولوی اختر حسین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے چیلنج کیا اور کہا ہے کہ

"میں اپنی ذمہ داری پر یہ چیلنج کرتا ہوں۔ اور پانچ سو روپیہ انعام رکھتا ہوں اس شخص کے لئے جو آج سے پہلے اسلامی لٹریچر کی کسی کتاب میں سے یہ پیش کرے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی زینت یا نبیوں میں افضل" (پیغام ۸ جنوری ۱۹۴۲ء)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں اس چیلنج کو منظور کرتا ہوں۔ اور آج سے پہلے کے اسلامی لٹریچر سے یہ پیش کروں گا۔ کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی زینت یا نبیوں میں افضل ہیں۔ مولوی اختر حسین صاحب کا فرض ہے کہ وہ انعامی رقم پانچ صد روپیہ کا باضابطہ انتظام کر کے جلد تر آگاہ کریں۔ کہ اس کی ادائیگی کی تسلی بخش صورت کیا ہو گی۔ امید ہے کہ کسی قسم کی الجھن پیدا کئے بغیر غیر مبایع دوست اس انعامی چیلنج کا تصفیہ کر لیں گے۔ وباللہ التوفیق (خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان)

تربیت اولاد اور نماز باجماعت

تربیت اولاد کے لئے ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کے ذمہ وار ہوں۔ کہ وہ باجماعت نماز ادا کریں۔ تاکہ بچپن ہی سے انکو باجماعت نماز کی عادت پڑے۔ اور یہی اسلامی ہدایت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہونچ جائے۔ تو اسے نماز کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اور اگر دس سال کا نہ پڑھے تو مارنے کی اجازت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر اس عمر میں بچوں کی تربیت سے لاپرواہی برتی جائے۔ تو پھر بڑی عمر میں ان کی تربیت کرنا بہت مشکل امر ہے۔ پس مناسب ہو گا۔ کہ اس کام کی نگرانی کے لئے ایک الگ عہدہ دار مقرر کیا جائے۔ جو مربی اطفال کے نام سے موسوم ہو۔ وہ والدین کے تعاون سے بچوں کی تربیت کا خاص طور پر انتظام کرے۔ جماعت کی کامیابی کا مدار... زیادہ تر بچوں کی تربیت پر ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت کے متعلق جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

چودھویں صدی کا مجدّد کون ہے؟

قرآن مجید ایک ابدی اور لازوال شریعت ہے جو قیامت تک کے لئے واجب العمل اور ناقابل منسوخی ہے اللہ تعالیٰ نے خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کہ بیشک ہم ہی نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ پھر فرمایا۔ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ۔ (حٰمٓ سجدہ ۴۶) کہ باطل اس میں کسی طرف سے بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے۔ غرضیکہ قرآن مجید کی ظاہری اور باطنی ہر دو رنگ کی حفاظت کی ذمہ واری خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ذمہ لی۔ اور سابقہ ساڑھے تیرہ سو سال میں عملاً اس کو محفوظ رکھ کر تمام اہل انصاف و بصیرت کے لئے قرآن مجید کی صداقت اور حقانیت کی ناقابل تردید دلیل مہیا فرمائی۔

ظاہری حفاظت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ظاہری یا لفظی حفاظت کا انتظام اس طریق سے فرمایا۔ کہ ایک طرف تو قرآن مجید کو فصیح و بلیغ اور آسانی سے حفظ ہو سکنے والی پاکیزہ زبان میں نازل فرمایا۔ اور دوسری طرف اس کی محبت ہر مسلمان کے دل میں پیدا کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ ہر زمانہ میں لاکھوں انسانوں نے قرآن مجید کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔ اور دن رات اس کی تلاوت اور تذکیر کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اور اس طرح قرآن مجید کا لفظ لفظ ہر گوشہ میں ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ ہو گیا۔ چنانچہ آج اگر صفحۂ دنیا پر کی تمام مذہبی اور غیر مذہبی کتب مٹادی جائیں۔ تو صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جو مٹ نہ سکے گی۔ کیونکہ چند گھنٹوں ہی میں دنیا کے مختلف حصوں میں بسنے والے حفاظ کے ذریعہ قرآن مجید کے متعدد نسخے بیک وقت معرض وجود میں آجائیں گے۔ پس قرآن مجید کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا تھا۔ اس کے ایک پہلو (یعنی الفاظِ قرآن کی حفاظت) کی صداقت پر مندرجہ بالا حقائق شاہد ناطق ہیں۔

باطنی حفاظت

مگر کوئی کتاب حقیقی اور کامل طور پر محفوظ نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اس کے ظاہری الفاظ کے ساتھ اسکے معانی اور مطالب بھی محفوظ نہ ہوں کیونکہ کسی کتاب کے الفاظ اس کا جسم اور اسکے معانی اور مطالب اس کتاب کی رُوح ہوتے ہیں۔ پس محض جسم کی حفاظت حقیقی حفاظت نہیں کہلا سکتی جبتک کہ روح بھی محفوظ نہ ہو۔ اسلئے ضروری تھا کہ قرآن مجید کی حفاظت کے وعدہ کے ضمن میں جہاں اللہ تعالیٰ نے الفاظِ قرآن کو محفوظ کر کے قرآن مجید کی ظاہری حفاظت کا انتظام فرمایا۔ وہاں وہ اسکے معانی و مطالب کو محفوظ کر کے اسکی باطنی حفاظت کا بھی انتظام فرماتا۔

وعدۂ مجددین

یہی وہ باطنی حفاظتِ قرآن کا وعدہ تھا جس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ وہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر ایک ایسا مصلح مبعوث فرمایا کریگا۔ جس کے ذریعہ قرآن مجید کے مطالب و معانی اور اسکی تعلیم کی حفاظت ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (ابو داؤد جلد ۳ صفحہ ۲۴۱ و مشکوٰۃ مطبع نظامی صفحہ ۲۳ و مطبع مجتبائی صفحہ ۳۶) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرمایا کریگا۔ جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ تعلیم اسلام کو از سر نو دنیا میں قائم کرے۔

حدیث مجددین کی صحت کا ثبوت

یہ حدیث اتنی زبردست صداقت پر مشتمل ہے۔ کہ اس کی صحت کا کسی لحاظ سے بھی انکار نہیں ہو سکتا جملہ محدثین نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ قَدِ اتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰی تَصْحِیْحِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْھُمُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَمِمَّنْ نَصَّ عَلٰی صِحَّتِہٖ مِنَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۳) کہ محدثین کا اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔ ان محدثین میں سے امام حاکم نے مستدرک میں امام بیہقی نے مدخل میں اسکو درج کیا ہے۔ اور متاخرین میں سے جن محدثین نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک حافظ ابن حجر السقلانی بھی ہیں اسی طرح لکھا ہے۔ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰی تَصْحِیْحِہٖ (مرقاۃ الصعود شرح ابو داؤد زیر حدیث ہٰذا) کہ یہ وہ حدیث ہے۔ جس کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ اسی طرح حضرت امام سیوطی اپنے رسالہ "تنبیہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔ اِتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰی صِحَّتِہٖ۔ کہ اس حدیث کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ اسی طرح سے حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵ پر درج ہے۔ رواہ ابوداؤد و الحاکم والبیھقی عن ابی ھریرۃ باسنادٍ صحیحٍ۔ کہ ابوداؤد اور امام حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

فہرست مجددین

محدثین کی مندرجہ بالا شہادت کے علاوہ اس حدیث کی صحت کا دوسرا ناقابلِ تردید ثبوت واقعات کی شہادت ہے یعنی گذشتہ تیرہ سو سال میں اس حدیث کے عین مطابق ہر صدی کے سر پر متواتر مجددین مبعوث ہوتے رہے۔ چنانچہ گذشتہ صدیوں کے مجددین کی فہرست درج ذیل ہے:۔

پہلی صدی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ۔ دوسری صدی۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ تیسری صدی۔ حضرت ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ۔ چوتھی صدی۔ حضرت قاضی ابوبکر الباقلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ پانچویں صدی۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ چھٹی صدی۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ساتویں صدی۔ حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ آٹھویں صدی۔ حضرت حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ نویں صدی۔ حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ دسویں صدی حضرت امام محمد طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ۔ گیارھویں صدی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔ بارھویں صدی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ تیرھویں صدی۔ حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (دیکھو فہرست مجددین حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵ تا صفحہ ۱۳۹)

سابقہ مجددین کے دعاوی

حدیثِ مجددین اپنی صحت کے لحاظ سے اتنی بڑی صداقت پر مشتمل تھی۔ کہ سابقہ مجددین اپنی بعثت کو اسی حدیث کے مطابق قرار دیتے ہوئے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ قَدْ اَلْبَسَنِیَ اللّٰہُ خِلْعَۃَ الْمُجَدِّدِیَّۃِ (تفہیمات الٰہیہ) کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مجددیت کی خلعت عطا فرمائی ہے۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ صاحبِ ایں علوم و معارف مجددِ ایں الف است ۔ ۔ ۔ وبداند کہ بر سر مائۃ مجددے گذشتہ است" (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ صفحہ ۱۴-۱۵ مکتوب چہارم) کہ میں بباعث ان علوم و معارف کا حامل ہونے کے اس دوسرے ہزار کا مجدد ہوں۔ اور یہ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوتا چلا آیا ہے۔ حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اِنِّیَ الْمُجَدِّدُ (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۸) کہ اس صدی کا مجدد میں ہوں۔ پس کیا بلحاظ علم حدیث کے اور کیا بلحاظ واقعات کے سابقہ تیرہ صدیوں میں اس حدیث کی صحت ثابت ہوتی رہی۔ وعدۂ الٰہی ہر صدی کے سر پر پورا ہوتا رہا۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت تمام دنیا پر مبرہن ہوتی رہی۔

چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟

عین چودھویں صدی کے سر پر (۱۲۹۰ھ میں) حضرت مرزا غلام قادیانی علیہ السلام نے قادیان کی سرزمین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں شرف مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور اور مصلح ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ چودھویں صدی کے لئے خدا تعالیٰ نے یوں مقدر فرمایا تھا کہ اس کا مجدد امام مہدی اور نبی اللہ مسیح موعود ہو (کیونکہ ہر نبی مجدد بھی ہوتا ہے) چنانچہ لکھا تھا "در بر سر مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آں را باقی است۔ اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند" (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۹) کہ اگر چودھویں صدی کے سر پر امام مہدی و حضرت مسیح موعود ظاہر ہوئے تو وہی چودھویں صدی کے مجدد ہونگے۔ پس بانیٔ جماعت احمدیہ عین چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے اور آپ نے بانگ بلند اعلان فرمایا کہ میں ہی اس صدی کا مجدد ہوں اور میرے علاوہ اور کوئی شخص اس عہدہ پر ممتاز نہیں ہے۔ آپ نے اپنے مخالفین کو چیلنج پر چیلنج کیا کہ اگر وہ آپ کے اس دعویٰ کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ آپ کے بالمقابل کوئی حقیقی اور سچا مجدد پیش کریں۔ آپ کے اس اعلان پر ساٹھ سال سے زائد عرصہ گذر گیا۔ اور چودھویں میں سے بھی ساٹھ سال گذر کر پندرھویں صدی کا سر بھی قریب آگیا۔ مگر آج تک مخالف علماء کسی مدعی کو خدا کے مسیح موعود کے بالمقابل پیش نہ کر سکے۔ ان مخالف علماء پر افسوس کہ انہوں نے یہ کہکر چودھویں صدی کے سر پر کوئی مجدد مبعوث نہیں ہؤا عملی طور پر آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کا پہلو تو اختیار کر لیا مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے سچے مجدد کی صداقت کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔

پس بانیٔ احمدیت کا دعوےٰ ایک نا قابل تردید دعوےٰ ہے۔ واقعات اسکی تائید میں ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت آپ کی تائید میں ہے۔ اگر بانیٔ احمدیت کو سچا نہ سمجھا جائے۔ تو اس سے وعدۂ مجددین کی تکذیب بھی لازم آئیگی۔ اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور حقانیت پر بھی نا قابل برداشت دھبا لگیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر۔ ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی۔ اور صدی پر بھی سترہ برس (اب ساٹھ برس۔ خادم) گذر گئے۔ مگر ان کا مجدد اب تک کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے۔"

(اربعین ۳ ص ۱۳)

"ہائے! یہ قوم نہیں سوچتی۔ کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا۔ تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور پھر کوئی بتلا نہ سکا۔ کہ تم جھوٹے ہو۔ اور سچا فلاں آدمی ہے"۔ (ضمیمہ اربعین ۳-۴ ص ۲)

پس اے بھائیو! جن کے دل میں اسلام کا کچھ درد۔ نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ بھی محبت ہے۔ ہم آپ سے اسی درد اور اسی محبت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنی ذاتی رائے کو خدا تعالےٰ کے منشاء اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے بالمقابل قربان کرتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ کے دعویٰ پر غور کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یقیناً آپ پر حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ خدا تعالےٰ آپکے سینہ کو کھولدیگا اور آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا کا مسیح موعود ہی حق پر تھا۔ ہاں وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں مخمور ہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کا نعرہ بلند کرنے والا۔ دلائل و براہین کے ساتھ اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کرنے والا۔ فتح نصیب جرنیل۔ ہاں ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان عظیم الشان سے مستفیض اور نور محمدی سے مستنیر ہونے والا نبی (خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اس پر اور اس کے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں) درحقیقت چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہونے والا مصلح تھا اور وہی تھا جسکے ہاتھ پر اسلام کی آخری فتح مقدر تھی۔

حضرت فرماتے ہیں۔ "مجھے اس خدائے کریم کی قسم ہے۔ جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے۔ کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اسکے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور مجھے ضائع نہیں کریگا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جبتک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کر لے۔ جسکا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔" (اربعین ۳ ص ۲) مبارک ہیں وہ جو امام وقت کو شناخت کر کے اس کے دامن سے وابستہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی ہیں جو نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متبع کہلانے کے مستحق ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

گاہ میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسمان سے وقت پر۔ میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
برطرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج۔ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار۔

احقر ملک عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر گجرات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی!

"الفضل" کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا تاکیدی ارشاد فرماتے ہوئے اس امید کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ دوست حضور کی سفارش کو ضرور قبول کریں گے۔

"الفضل" کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"دوستوں کو اخبارات کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت اتنی نہیں جتنی یہاں موجود ہے۔ ہماری جماعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہے کسی زمانہ میں ہماری جماعت عورتیں اور بچے ملا کر بھی اتنی نہیں ہوگی جتنی اب یہاں موجود ہے۔ مگر اسوقت سلسلہ کے اخبارات کی اشاعت ڈیڑھ دو ہزار ہوتی تھی۔ مگر اب الفضل کے خریدار صرف بارہ سو ہیں۔ حالانکہ اگر کچھ نہیں تو پانچ چھ ہزار اس وقت ہونے چاہئیں"۔

نیز فرمایا:۔

"سلسلہ کے اخبارات میں سے "الفضل" روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے۔ وہاں کی جماعتیں مل کر خریدیں۔ مجلس مشوریٰ میں بھی اس سال یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ لازمی طور پر "الفضل" خریدیں۔ اور جس جماعت کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے کم ہو وہ الفضل کا خطبہ نمبر یا فاروق خریدے"۔

ہم مخلصین جماعت کو حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ حضور کی اس مبارک خواہش کو۔ کہ الفضل کے کم سے کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔

حضور نے اخبارات خریدنے اور پڑھنے کو کسقدر ضروری قرار دیا۔ اور اس کے لئے کس قدر تاکید فرمائی۔ اس کا اندازہ آپ حضور کے ان الفاظ سے لگا سکتے ہیں۔ فرمایا:۔

"انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں۔ جیسا زندگی کیلئے سانس لینا ضروری ہے۔ یا جیسے روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں"۔

"الفضل" سلسلہ عالیہ احمدیہ کا روزانہ آرگن ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات۔ ملفوظات و تقاریر مرکز کے حالات۔ مجاہدین سلسلہ کی تبلیغی رپورٹیں۔ اور دیگر اہم مرکزی اطلاعات احباب تک پہنچانیکا بڑا ذریعہ۔ الفضل آپ کے لئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ پس کون ہے۔ جو اس روحانی غذا کے حصول کیلئے کسی قربانی سے دریغ کرے۔ اور اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی خوشنودی اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی تڑپ اپنے دل میں نہ رکھتا ہو۔

روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپیہ (عـہ)
الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ ۶ـ؍ ہے۔

منیجر الفضل قادیان

طہارت نفس!

چونکہ اللہ خالق کل شیء خدا تعالیٰ نے ہی ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے۔ کہ مشرک سے مشرک انسان بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر تو ان سے پوچھے من خلق السمٰوٰت و الارض کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ یہی کہیں گے۔ اَللّٰہُ۔ اللہ تعالےٰ نے پیدا کئے ہیں۔ سو جب اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے۔ تو وہی اپنی مخلوق کیلئے بہتر سے بہتر اور عمدہ سے عمدہ ہدایات دے سکتا ہے۔ اور انسان چونکہ تمام مخلوق سے اعلیٰ مخلوق ہے۔ اور باقی تمام مخلوق اس کے لئے پیدا کی گئی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے اس کی جسمانی اور روحانی دونوں حالتوں کے لئے ایسے قوانین مقرر کر دیئے ہیں۔ کہ ان پر چل کر انسان اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا حقیقی عبد بنا سکتا ہے۔ اور اعلیٰ انعامات حاصل کر سکتا ہے جسم چونکہ بمنزلہ آلہ و اوزار کے ہے۔ اور روح اس کیلئے بمنزلہ اصل اور حقیقت۔ اس واسطے جب جسم کو کوئی تکلیف یا خوشی ہو تو روح بھی اس میں حصہ دار ہوتی ہے۔ اور اگر روح کو کوئی صدمہ پہنچے۔ تو جسم بھی اس میں حصہ لیتا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ روح بھی محتیاط ہو۔ اور جسم بھی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں طہارت نفس کے حصول کے لئے بعض باتیں بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق فرمایا۔ کہ فلاں فلاں اشیاء استعمال نہ کرو۔ مثلاً مردار نہ کھاؤ۔ خون نہ کھاؤ۔ سؤر کا گوشت نہ کھاؤ شراب نہ پیو۔ کیونکہ اگر تم ان اشیاء کو استعمال کرو گے۔ تو تمہارے جسم کو ضرر پہنچیگا۔ اور اس کا اثر تمہاری روح پر بھی پڑے گا۔ اس میں عمدہ امور اعلیٰ درجے کی قوتیں پیدا نہیں ہوں گی۔ اور انسان خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے میں ناکام رہے گا۔ اسی طرح روح کی صفائی کے لئے نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کے لئے جو احکام دیئے گئے۔

اگرچہ بظاہر ان اعمال کا جسم سے تعلق ہے۔ مگر ان کا سب سے زیادہ اثر روح پر پڑتا ہے۔ ہاں جسم کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ فی الجسد مضغۃ اذا فسدت الجسد کلہٗ اذا صلحت صلح الجسد کلہٗ۔ کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اگر وہ خراب ہو جائے۔ تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ ٹھیک ہو جائے۔ تو تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اب جسمانی طور پر اگر دل کو ضرر پہنچے۔ تو تمام جسم تلملا اٹھتا ہے۔ اور اگر روحانی طور پر دل خراب ہو جائے۔ اور گندے خیالات اور برے افعال کی آماجگاہ بن جائے تو بھی جسم اس کے تابع ہو کر خراب ہو جاتا ہے اس لئے اس کی پاکیزگی کیلئے اسلام نے ایسے احکام دیئے ہیں۔ جو جسم اور روح دونوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ خداوند تعالٰے فرماتا ہے۔ یاایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً۔ کہ اے رسولو! طیبات (پاک اور جسم کے موافق) اشیاء کھاؤ۔ (اسکا نتیجہ کیا ہوگا) یہ کہ نیک اعمال کر سکو گے۔ اگرچہ اس آیت کریمہ میں مخاطب رسولوں کو کیا گیا ہے۔ مگر مراد تمام مخلوق ہے۔ اور معلوم ہوا۔ کہ رزق اعمال صالح کا ممد و معاون ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف یہ بھی معلوم ہو گیا۔ جو اشیاء غیر طیب ہیں وہ اعمال صالح میں ممد نہیں ہوتیں۔ اور ان کے استعمال کرنے سے طہارت نفس حاصل نہیں ہو سکتی۔

محمد الدین دار المجاہدین

سید والا میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

اللہ تعالٰے کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سید والا کی بہت پرانی خواہش پوری ہو گئی۔ یعنی مسجد احمدیہ سید والا کی توسیع کے لئے زمین کی کئی سالوں سے کوشش کر رہے تھے۔ اب خداوند کریم کے فضل سے زمین خرید لی گئی ہے۔

احباب کرام مہربانی فرما کر دعا فرما دیں کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اس غریب جماعت کو مسجد احمدیہ جامعہ کے مکمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور جن دوستوں نے اس کار خیر میں چندہ دیا ہے۔ انکا بہت بہت شکریہ۔ خدا انکا گھر جنت میں بنائیگا اسوقت تک ۴۵ روپے چندہ جمع ہو چکا ہے۔ دو صد کی اور ضرورت ہے۔

محمد ابراہیم امیر جماعت احمدیہ سید والا

نہایت ضروری گذارش

جلسہ سالانہ سے قبل اخبار میں ان اصحاب کی فہرست شائع کر دی گئی تھی۔ جن کا چندہ ختم ہے! اور درخواست کی گئی تھی۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا فرما دیں بعض اصحاب عذر کرنے کے باوجود جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا نہیں فرما سکے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب سے جن کا چندہ ختم ہے۔ مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ امید ہے سب احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(منیجر)

ایک تازہ شہادت ملاحظہ فرمایئے

جناب سید محمد عباسی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف ریلوے (پنجاب) نے طبیہ عجائب گھر کو ملاحظہ فرما کر حسب ذیل رائے کا اظہار فرمایا ہے۔

"اگر کسی ملک کے باشندوں کی بیماریوں کا علاج ایسی مفرد یا مرکب ادویات سے کیا جائے جو کہ اس ملک کی پیداوار و صنعت ہوں۔ تو قدرتی طور پر غیر ممالک کی ادویات سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہونگی لیکن شرط یہ ہے۔ کہ علاوہ دوسری باتوں کے ادویات جو استعمال کی جائیں۔ وہ بالکل اصلی صاف ستھری اور اوزان میں پوری پوری ہوں۔ اور اپنی میعاد قوت سے تجاوز نہ کر گئی ہوں وغیرہ وغیرہ۔ آجکل چونکہ ایسی ادویات میں یہ باتیں عام طور پر پوری نہیں ہوتیں۔ اس لئے غیر ملکی ادویات جن کو کہ بہتر صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ نسبتاً زیادہ رواج پاتی چلی جا رہی ہیں۔ اور ہمارا یونانی طریقہ علاج باوجود قدرتی قانون کے مطابق ہونے کے روز بروز غیر معروف ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اگر یہی صورت حالات رہی تو نتیجہ ظاہر ہے۔ اندریں حالات اگر کسی جگہ اپنی ملکی ادویات کو اسطرح محفوظ کیا گیا ہو جسطرح کیا جانے کا حق ہے۔ اور اس حالت میں پیش کیا جائے جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ تو نہ صرف اپنے دیسی طریقہ علاج کو معدوم ہونے سے بچانا ہوگا۔ بلکہ باشندگان ملک پر ایک ایسا احسان ہوگا جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آج طبیہ عجائب گھر قادیان کو دیکھ کر مدت کی نہال آرزو پوری ہوئی۔ عام ادویات کا تو ذکر کیا۔ وہ ادویات جو کہ عام طور پر فی زمانہ نایاب کہلاتی ہیں۔ اور ان کا ہر جگہ پر ملنا مشکل ہے۔ اس جگہ پر مناسب قیمتوں پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اور یہ صرف حکیم صاحب کے اپنے دلی جوش اور خلوص کی وجہ ہے۔ کہ متعدد خالص دیسی ادویات جن کا دستیاب ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ اس عجائب گھر میں لا کر پیش کر دی ہیں۔ تاکہ خلق خدا بلا لحاظ مذہب و ملت فائدہ اٹھا سکے۔

ذاتی طور پر میں نے اطریفل زمانی کو ضرورت کے مطابق استعمال کیا تو نہایت مفید پایا"

الراقم خاکسار سید محمد عباسی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف ریلوے (دہلی)

اس شہادت کو ملاحظہ فرما کر آپ اندازہ فرما سکتے ہیں۔ کہ طبیہ عجائب گھر قادیان دنیائے طب میں کس لحاظ سے یگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اور طب کے دو سو سے مرکزوں سے گوئے سبقت لیجا رہا ہے۔ فہرست ادویہ جنتری ۱۳۲۱ ہش مفت طلب کریں۔ نوٹ: مشتہرہ رعایت ۱۰ر جنوری ۴۱ سے ختم ہو چکی ہے۔

پروپرائٹر۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون ۱۱ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنوبی برما پر دشمن نے کافی وسیع علاقہ میں ہوائی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ کئی شہروں پر الارم ہوئے۔ رنگون کے ہوائی اڈوں پر بھی بم گرانے کی کوشش کی گئی مگر نشانے خطا گئے۔ ملایا کے مشرقی ساحل پر جن جاپانی فوجوں نے کوآنٹن پر قبضہ کیا تھا۔ ان کو کمک پہنچانے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز اُن پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔ کوالالمپور کے لئے بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے ہماری فوجوں نے پچاس میل شمال کی طرف مورچے سنبھال لئے ہیں۔

سنگاپور ۱۱ جنوری۔ جنرل پاونل نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سنگاپور کو بچانے کا ہم مصمم ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ فلپائن پر جاپانیوں کے نئے حملہ کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ منڈناؤ پر جاپانیوں کی نئی فوجیں اُترنے والی ہیں۔

سنگاپور ۱۰ جنوری۔ آج دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر شدید حملے کئے گئے کئی جگہ خوفناک آگ لگ گئی۔ اپو کے ہوائی اڈہ میں لگی ہوئی آگ پچاس پچاس میل سے دکھائی دیتی تھی۔ ریڈیو پر ایک تقریر میں بتایا گیا ہے کہ ملایا کی پچاس فیصدی ربڑ اب جاپان کو مل رہی ہے۔ ٹین کی ساٹھ ستر فیصدی صنعت سے نہ جاپانی فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور نہ برطانیہ۔ باقی تمام مصنوعات صرف برطانیہ کو ہی حاصل ہیں۔

چنکنگ ۱۰ جنوری۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چنگشا کے شمال میں گھری ہوئی جاپانی فوج کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ چینی فوجوں نے ان کے بیرونی مورچوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔

سڈنی ۱۰ جنوری۔ آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم نے ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ اُمید ہے کہ آسٹریلیا پر حملہ ضرور ہوگا۔ بحیثیت مجموعی گذشتہ ایک سال کے مقابلہ میں آج برطانیہ کے فتح کے امکانات زیادہ ہیں۔

سنگاپور ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ملایا میں برطانوی فوجیں پسپائی سے قبل سب کچھ برباد کر رہی ہیں۔ رانگ کی فیکٹریوں کی مشینری برباد کی جارہی ہے۔ دیگر کارخانوں کو بھی تباہ کیا جا رہا ہے۔ پچاس ہزار پونڈ ربڑ کو آگ لگا دی گئی۔ مغربی ملایا کی جنگ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ فوجیں جنگلوں میں درختوں اور چٹانوں پر چڑھ چڑھ کر لڑ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ جرمن برطانیہ پر حملہ کی تیاریاں بڑے زور سے کر رہے ہیں خاصکر ہوائی حملہ کی۔ اس کے لئے لاکھوں گلائیڈر تیار کئے جا رہے ہیں۔ ایک گلائیڈر پانچ ٹن یعنی ۱۴۰ من وزن اٹھا سکتا ہے۔ پیراشوٹ تیار کرنے کے لئے ریشم کی تمام صنعت پر سرکاری قبضہ ہو گیا ہے۔

قادیان ۱۱ جنوری۔ تمام شمالی ہند سے بلا کی سردی پڑنے کی خبریں آرہی ہیں۔ لاہور میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں درجہ حرارت ۳۲ تک پہنچ گیا حتیٰ کہ نالیوں میں پانی جم گیا۔ اور قریباً گیارہ بجے تک منجمد رہا۔ راولپنڈی۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ پشاور وغیرہ میں بھی درجہ حرارت قریباً یہی رہا۔ لائل پور سے بھی یہی خبر آئی ہے۔

وشی ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی سے عارضی صلح کی شرائط کے مطابق فرانسیسی فوج کی تنظیم از سر نو کی جارہی ہے۔ نوجوان طبقہ کو ہائی کمانڈ میں لایا جا رہا ہے۔ یکم جنوری سے ۴۱ سرکردہ جرنیل برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ اور عنقریب اور کئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرق بعید کے برطانی وزیر مسٹر ڈف کوپر انگلستان واپس آرہے ہیں۔ چونکہ جنرل ویول اس علاقہ کے سپریم کمانڈر مقرر ہو گئے ہیں۔ اس لئے مسٹر ڈف کوپر کا سپیشل کام ختم ہو گیا ہے۔

دہلی ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۳ جنوری ۱۹۴۲ء تک ہندوستان کے دفاعی قرضہ جات میں ایک ارب نو کروڑ پانچ لاکھ چھیاسی ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

چنکنگ ۱۰ جنوری۔ ایک براڈکاسٹ میں بتایا گیا ہے کہ چنگشا کی لڑائی میں ۲۵ ہزار جاپانی مارے گئے ہیں۔ چینی فوج نے جاپانی ہیڈ کوارٹر پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۱۰ جنوری۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ چار راتوں سے روسی طیارے لتھونیا اور اسٹونیا کے جرمن فضائی اور فوجی اڈوں پر زبردست بمباری کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۰ جنوری۔ ہندوستان نے امریکہ کو نو کروڑ روپے کے جنگی سامان کا آرڈر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر روزویلٹ کے ایک خاص نمائندہ مسٹر ولیم یہاں آرہے ہیں۔ اور وہ حکومت ہند سے ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت ہندوستان کو سامان جنگ دینے کے سوال پر گفتگو کریں گے۔

برلین ۱۰ جنوری۔ جرمنی کی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ملایا میں جرمنوں نے جاپانیوں کی قطعاً کوئی مدد نہیں کی۔ جرمن ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کریمیا، اور روس کے جنوبی محاذ پر معمولی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ البتہ وسطی اور شمالی محاذ پر شدید جنگ جاری ہے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے کہ مسٹر ایمری وزیر ہند کمزور اور ڈرپوک وزیر ہونے کی حیثیت سے تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انہیں وقت کی نزاکت اور مشکلات کا کبھی احساس نہیں ہوا۔ ہندوستان کے متعلق ان کو کبھی بھی کسی نتیجہ خیز مفاہمت کی صورت نظر نہ آئیگی ہندوستان میں سیاسی تعطل کا خاتمہ کرنے کی تمام ذمہ واری حکومت برطانیہ پر ہے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ قاہرہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لیبیا میں جرمن فوجیں ایلا کی طرف برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ برطانی مشینی دستوں نے جدابیا میں دشمن کے مورچوں پر زبردست حملہ کیا۔ اور متعدد مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ جنرل رومیل اپنی فوجوں کو بڑی تیزی سے پیچھے ہٹا رہا ہے۔

شیخوپورہ ۱۰ جنوری۔ اس ضلع کے ایک ہندو دوکاندار کو پچاس روپیہ جرمانہ اور تابرخاست عدالت قید کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ اس نے دیا سلائی کی ڈبیا مقررہ قیمت سے زیادہ یعنی تین پیسے میں فروخت کی تھی۔

کیجو شیف ۱۱ جنوری۔ ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے دریائے ڈولنیٹز کو پار کر لیا ہے۔ یہاں انہوں نے ۴۵ جرمن بستیوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ دوسرے مورچوں سے بھی کامیابی کی خبریں آرہی ہیں روسی فوجوں نے دشمن کے مورچوں کو کئی جگہ سے توڑ دیا ہے۔ جب ہٹلر نے کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ تو اس کا خیال تھا۔ کہ جرمن فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی رہیں گی مگر اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے۔

مدراس ۱۱ جنوری۔ سینٹ جان ایمبولنس کے بیس مرہم پٹی کرنے والے ممبر رنگون روانہ ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ رائل ایرفورس نے شمال مغربی جرمنی پر زور کے حملے کئے۔ ایمڈن اور بولون پر شدید بمباری کی گئی۔

ماسکو ۱۱ جنوری۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لینن گراڈ کے محاذ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی فوجیں اب ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سمالنسک سے صرف اسی میل کے فاصلہ پر ہیں۔ روسیوں کو اس قدر سامان جنگ ملا ہے۔ جس سے ۲۴ ڈویژن مسلح کئے جا سکتے ہیں۔

سنگاپور ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فلپائن پر ایک اور شدید حملہ کرنے والے ہیں۔ اور وہاں لڑائی پھر زور پکڑنے والی ہے۔

سنگاپور ۱۱ جنوری۔ ملایا کی لڑائی کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ لڑائی کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی کل ہمارے ہوائی جہاز دیکھ بھال کیلئے پرواز کرتے رہے۔ دشمن نے دو جگہ حملے کئے۔ ایک جگہ ریلوے لائن کو معمولی سا نقصان ہوا۔ جسے جلد درست کر لیا گیا۔ اور دوسرا حملہ سنگاپور سے سو میل شمال کی طرف ہوا۔ مگر اسمیں بھی کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔

سڈنی ۱۱ جنوری۔ ڈیفنس کے انتظامات کے پیش نظر آسٹریلیا کو دو کمانڈوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔